خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 20 مئی 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 110 ہفتہ 20 ذوالحجہ 1415ھ، 20 ہجرت 1374ہش، 20 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمسایہ کی ہمدردی کرنی چاہئے

ہماری جماعت کو اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہئے کہ اگر ایک شخص فوت ہو جاوے تو حتی الوسع سب جماعت کو اس کے جنازہ میں شامل ہونا چاہئے اور ہمسایہ کی ہمدردی کرنی چاہئے۔ یہ تمام باتیں حقوق العباد میں داخل ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس تعلیم اور درجہ تک خدا تعالیٰ پہنچانا چاہتا ہے اس میں ابھی بہت کمزوری ہے۔ صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہ ہونا چاہئے کہ ہم ایمان دار ہیں بلکہ اس ایمان کو طلب کرنا چاہئے جیسے خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کرکے دکھاؤ۔ ورنہ نکمی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔ کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کار آمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال کر رکھتے ہو لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے اور ان کے کاروبار میں ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ ان کو ضائع نہیں کرتا اور بے عزتی کی موت نہیں مارتا۔ لیکن جو خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کی بے حرمتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے اگر چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری قدر کرے تو اس کے واسطے ضروری ہے کہ تم نیک بن جاؤ تا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر ٹھہرو۔ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکموں کی پابندی کرتے ہیں وہ ان میں اور ان کے غیروں کے درمیان ایک فرقان رکھ دیتا ہے۔ یہی راز انسان کے برکت پانے کا ہے کہ وہ بدیوں سے بچتا رہے۔ ایسا شخص جہاں رہے وہ قابل قدر ہوتا ہے کیونکہ اس سے نیکی پہنچتی ہے وہ غریبوں سے سلوک کرتا ہے۔ ہمسایوں پر رحم کرتا ہے۔ شرارت نہیں کرتا۔ جھوٹے مقدمات نہیں بناتا۔ جھوٹی گواہیاں نہیں دیتا بلکہ دل کو پاک کرتا ہے اور خدا کی طرف مشغول ہوتا ہے اور خدا کا ولی کہلاتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۲)

چھٹیوں میں خدمت دین کرنے کا سنہری موقع

○ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے، وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔" روزنامہ الفضل ۱۲۔ فروری ۱۹۷۷ء۔

تمام طلباء کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں اور جلد از جلد فارم پر کرکے بھجوائیں تاکہ وہ اس بابرکت تحریک میں شامل ہو کر اس کی برکتوں سے فیض یاب ہو سکیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ۔ انچارج رشتہ ناطہ۔ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چچا جان محترم شیخ محمد منیر صاحب آف دنیا پور بعمر ۷۱ سال ۹۵-۴-۲۷ کو حرکت قلب بند ہونے سے دنیا پور میں وفات پاگئے۔ موصوف کو لمبا عرصہ مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمات سلسلہ کی توفیق ملی۔ جنازہ دنیا پور سے ربوہ لایا گیا۔ ۹۵-۴-۲۸ جمعہ کے بعد محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے جنازہ پڑھایا۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔ موصوف برادرم شیخ محمد انور صاحب سابق قائد علاقہ ملتان وصدر جماعت دنیا پور کے والد اور مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف کے سمدھی تھے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوف کی بخشش فرمائے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

اللہ پر توکّل کرو۔ وہ خود تمہارا کفیل ہو جائے گا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میرا اپنا تجربہ ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کہیں نہ کہیں سے بھیج دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود لوگوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے جو دوسروں کا محتاج ہو۔ پھر اس کے لئے ایسا نہیں ہوتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ پر کوئی بھروسہ کرے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے سامان پیدا کرتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول) سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ مجھے کچھ ضرورت پیش آئی میں نے نماز میں دعا مانگی۔ مصلی اٹھانے پر ایک پونڈ پڑا تھا۔ میں نے اسے لے کر اپنی ضرورت پر خرچ کیا۔ تو خدا تعالیٰ خود سامان کرتا ہے۔ (۔) اس کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ لیکن کبھی اس طرح پر بھی ہوتا ہے۔ کہ وہ ضرورت ہی نہیں رہتی ابتدائی مرحلہ یہ ہے۔ کہ اس کی ضروریات ہی نہیں بڑھتیں۔ اور اگر ضروریات پیش آتی ہیں۔ تو پھر ایسے سامان کئے جاتے ہیں کہ وہ مٹ جاتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص بیمار ہے۔ اب اس کے لئے دوائی وغیرہ کے لئے روپوں کی ضرورت ہے۔ دعا کی بیمار ہی اچھا ہو گیا تو اب روپوں کی ضرورت ہی پیش نہ آئی۔ تو ابتدائی مرحلہ یہی ہے کہ ضرورت پیش نہیں آتی۔

پہلی حکمت یہ ہے کہ وہ لوگوں کا محتاج ہی نہیں ہوتا دوسری حکمت یہ ہے کہ لوگوں کا رجوع اس کی طرف ہو جاتا ہے۔ خدا خود لوگوں کے ذریعے سے سامان کراتا ہے۔ تم کبھی دوسروں پر بھروسہ نہ رکھو۔ سوال ایک زبان سے ہوتا ہے۔ اور ایک نظر سے۔ تم نظر سے بھی کبھی سوال نہ کرو۔ پس جب تم ایسا کرو گے تو پھر خدا تعالیٰ خود سامان کرے گا۔ اس صورت میں جب کوئی تمہیں کچھ دے گا بھی تو دینے والا پھر تم پر احسان نہیں سمجھے گا۔ بلکہ تمہارا احسان اپنے اوپر سمجھے گا۔

(الفضل ۲۲۔ اپریل ۱۹۱۶ء)

انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

20- ہجرت ۱۳۷۴ ھش 20 - مئی ۱۹۹۵ء

علم حاصل کریں

انسان جو کچھ کرتا ہے یا جو کچھ کرنے سے ہچکچاتا ہے اور نہیں کرتا اس کی بنیاد اس کا وہ علم ہوتا ہے جو اس نے کسی نہ کسی طرح حاصل کیا ہو۔ وہ کام کرنا چاہتا ہے اور وہ اس لئے اس کام کے کرنے پر مائل ہے کہ اسے بتایا گیا ہے کہ یہ نیکی ہے۔ وہ ایک کام سے گریز کرتا ہے اور اس لئے گریز کرتا ہے کہ اسے معلوم ہوا ہے کہ یہ گناہ ہے۔ غرضیکہ سوائے اس کے کہ انسان کی فطرت مسخ ہو گئی ہو۔ وہ اپنے علم کے مطابق کام کرتا ہے یا کام سے گریز کرتا ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ اس کا شعور اس کی راہنمائی کرتا ہے لیکن شعور بھی تو آخر علم ہی سے بنتا ہے۔ جوں جوں کسی معاملے میں انسان کا علم بڑھتا ہے اس کا شعور بھی ترقی کرتا ہے۔ اور جہاں تک نیکی اور گناہ کا تعلق ہے اس کے متعلق تو بلا جھجک یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر انسان کو پتہ ہی نہ ہو کہ فلاں کام نیکی ہے تو نیکی کی انتہائی خواہش کے باوجود وہ اس سے محروم رہے گا۔ اور اگر کسی کام کے متعلق اسے یہ علم نہ ہو کہ یہ خدا تعالیٰ کی نظر میں گناہ ہے تو وہ اسے نہایت شوق سے کرلے گا۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کراتی ہیں کہ ہمیں اپنے علم میں اضافہ کرتے رہنا چاہئے اور اس علم کی موجودگی میں ہمیں یہ سوچتے رہنا چاہئے کہ ہم کیا کچھ کرسکتے ہیں اور ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری ولی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

"بہت سے آدمی اس دنیا میں ایسے ہیں کہ ان کی زندگی ایک اندھے آدمی کی سی ہے۔ کیونکہ وہ اس بات پر کوئی اطلاع ہی نہیں رکھتے کہ وہ گناہ کرتے ہیں یا گناہ کسے کہتے ہیں۔ عوام تو عوام بہت سے عالموں فاضلوں کو بھی پتہ نہیں کہ وہ گناہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ بعض گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ گناہوں کا علم جب تک نہ ہو اور پھر انسان ان سے بچنے کی فکر نہ کرے تو اس زندگی سے کوئی فائدہ نہ اس کو ہوتا ہے اور نہ دوسروں کو۔ خواہ سو برس کی عمر کیوں نہ ہو جاوے۔ لیکن جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں ہے جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے۔ کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ ' غضب ' کینہ ' جوش ' ریاء ' تکبر ' حسد وغیرہ۔ یہ سب بد اخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بد خلقی ہی تھی۔ جیسے لکھا ہے (-) پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ وہ مردود خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا"

اگر ہم گناہوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے غصہ ' غضب ' کینہ ' جوش ' ریاء ' تکبر اور حسد سے بچنا چاہئے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمارے علم کے بغیر ہم سے گناہ کرواتی ہیں۔ لیکن اگر ہم کوشش کریں اور کوشش کرنا انسان کا فرض ہے تو یقیناً ان سب باتوں سے بچ سکتے ہیں یا نہیں۔ گناہ سے بچ سکتے ہیں۔

بیت کو اپنی اب وسیع کر لیں
بڑھ رہی ہے ہماری اب تعداد
اب ہزاروں جھکائیں گے سر کو
اور کریں گے خدا سے ہی فریاد

ابو الاقبال

منزل

میری آنکھوں سے اشکوں کے تارے گرے
راہِ الفت کی ظلمات بڑھنے لگیں!
آرزوؤں کے رہرو ٹھٹک سے گئے
بُعدِ منزل کا احساس مٹتا نہیں

ہر مصیبت کی عشرت گریزاں رہی
راحتوں کے غم و ہم رہے ہمسفر
صحنِ گلشن میں ہم پھول چنتے رہے
یعنی کانٹوں سے اُلجھے رہے عمر بھر

شمع جلتی رہی رات ڈھلتی رہی
لمحہ لمحہ گذرتی رہی زندگی
قُربِ منزل کے آثار ظاہر ہوئے
چھاگئی ہر طرف موت کی خامشی

موت ہر اک مسافت کا انجام ہے
موت منزل کا ہی دوسرا نام ہے

نسیم سیفی

○

مرے شُعور کو حُسن و جمال ملتا ہے
ترے خطوط سے رزقِ خیال ملتا ہے

پرائی فکر کی اُترن ہمیں پسند نہیں
دکانِ دل سے ہمیں سارا مال ملتا ہے

کسی کسی کے مقدر میں قرب خوشبو ہے
یہ پھول ایسا ہے جو خال خال ملتا ہے

نہ جانے کس کی نظر لگ گئی ہے گلشن کو
جو پھول ملتا ہے وہ پائمال ملتا ہے

کبھی تو جائیں گے اُس بزم میں جہاں قدسی
جواب ملتا ہے اذنِ سوال ملتا ہے

عبدالکریم قدسی

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں دو قسم کے دکھ ہوتے ہیں۔ بعض دکھ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان میں تسلی دی جاتی ہے اور صبر کی توفیق ملتی ہے۔ فرشتے سکینت کے ساتھ اترتے ہیں۔ اس قسم کے دکھ نبیوں اور راست بازوں کو بھی ملتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور ابتلاء آتے ہیں ان دکھوں کا انجام راحت ہوتا ہے اور درمیان میں بھی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ خدا کی طرف سے صبر اور سکینت ان کو دی جاتی ہے مگر دوسری قسم دکھ کی وہ ہے جس میں یہی نہیں کہ دکھ ہوتا ہے بلکہ اس میں صبر و ثبات کھویا جاتا ہے۔ اس میں نہ انسان مرتا ہے نہ جیتا ہے اور سخت مصیبت اور بلا میں ہوتا ہے۔ یہ شامت اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اور اس قسم کے دکھوں سے بچنے کا یہی طریق اور علاج ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے کیونکہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور اس زندگی میں شیطان اس کی تاک میں لگا رہتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کو خدا سے دور پھینک دے اور نفس اس کو دھوکا دیتا رہتا ہے کہ ابھی بہت عرصہ تک زندہ رہنا ہے لیکن یہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ اگر انسان اس دھوکے میں آکر خدا تعالیٰ سے دور جا پڑے اور نیکیوں سے دستکش ہو جاوے۔ موت ہر وقت قریب ہے اور یہی زندگی دار العمل ہے۔ مرنے کے ساتھ ہی عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جس وقت یہ زندگی کے دم پورے ہوئے پھر کوئی قدرت اور توفیق کسی عمل کی نہیں ملتی خواہ تم کتنی ہی کوشش کرو مگر خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کوئی عمل نہیں کر سکو گے اور ان گناہوں کی تلافی کا وقت جاتا رہے گا اور اس بد عملی کا نتیجہ آخر بھگتنا پڑے گا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۷)

خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم عبادت میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔ کیونکہ گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے۔ اس واسطے (عبادات) میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۸)

ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقویٰ سے کام لیں اور اولیاء بننے کی کوشش کریں اس وقت زمینی اسباب کچھ کام نہ آوے گا۔ اور نہ منصوبہ اور حجت بازی کام آئے گی۔ دنیا سے کیا دل لگانا ہے۔ اور اس پر کیا بھروسہ کرنا ہے۔ یہی امر غنیمت ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح کی جاوے اور اس کا یہی وقت ہے۔ ان کو یہی فائدہ اٹھانا چاہئے کہ خدا سے اسی کے ذریعہ سے صلح کرلیں۔ بہت مرضیں ایسی ہوتی ہیں جو دلّالہ کا کام کرتی ہیں۔ اور انسان کو خدا سے ملا دیتی ہیں۔ خاص ہماری جماعت کو اس وقت وہ تبدیلی یک مرتبہ ہی کرنی چاہئے جو کہ اس نے دس برس میں کرنی تھی اور کوئی جگہ نہیں جہاں ان کو پناہ مل سکتی ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے دعائیں کریں تو ان کو بشارتیں ہو جائیں گی ("رفقاء") پر جیسے سکینت اتری تھی ویسے ان پر اترے گی "رفقاء" کو انجام تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا ہو گا۔ مگر دل میں یہ تسلی ہو جاتی تھی کہ خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہ کرے گا در اصل سکینت اسی تسلی کا نام ہے جیسے میں اگر طاعون زدہ ہو جاؤں اور گلے تک میری جان آجائے تو مجھے ہرگز یہ وہم نہیں ہو گا کہ میں ضائع ہو جاؤں گا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ صرف وہی تعلق' جو میرا خدا کے ساتھ ہے۔ وہ بہت قوی ہے۔ انسان کے لئے ٹھیک ہونے کا یہ مفت کا موقعہ ہے۔ راتوں کو جاگو دعائیں کرو۔ آرام کرو۔ (لیکن) جو کسل اور سستی کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں اور اولاد پر ظلم کرتا ہے۔ کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہے اور اہل و عیال اس کی شاخیں ہیں۔ تھوڑے ابتلاء کا ہونا ضروری ہے ......
بعض ابتلاء صرف تبدیلی کے واسطے ہوتے ہیں۔ عملی نمونے ایسے اعلیٰ درجہ کے ہوں کہ ان سے تبدیلیاں ہوں۔ اور ایسی تبدیلی ہو کہ خود انسان محسوس کرے کہ اب میں وہ نہیں ہوں۔ جو کہ پہلے تھا بلکہ میں ایک اور انسان ہوں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کو راضی کرو۔ کہ تم کو بشارتیں ہوں۔

> اگر خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالیٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

لجنہ کالم

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

بچوں کی اخلاقی تربیت کے سلسلے میں بعض باتیں بیان کرنے کے بعد آپ نے فرمایا۔

"اس کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر (عبادت) باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ میں نے اپنے تجربہ میں (عبادت) باجماعت سے بڑھ کر کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی موثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی (عبادت) باجماعت ہے۔ اگر میں (یہ عبادت برائیوں سے روکتی ہے) کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنی زبان کا قصور سمجھوں گا۔ ورنہ میرے نزدیک (عبادت) باجماعت کا پابند انسان خواہ وہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے۔ پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص (عبادت) باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے۔ خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق (عبادت) کے موثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ (عبادت) باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقعہ ہے۔ اگر وہ (عبادت) باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔

میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر اولاد کا کوئی دشمن نہیں جو بچوں کو (عبادت) باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے۔

مجھے اپنا ایک واقعہ یاد ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کچھ بیمار تھے۔ اس لئے جمعہ کے لئے بیت الحمد میں نہ جا سکے۔ میں اس وقت بالغ نہ تھا۔ کہ بلوغت والے احکام مجھ پر جاری ہوں تاہم جمعہ پڑھنے کے لئے بیت الحمد کو آرہا تھا کہ ایک شخص مجھے ملا۔ اس وقت کی عمر کے لحاظ سے تو شکل اس وقت یاد نہیں رہ سکتی مگر اس واقع کا اثر مجھ پر ایسا ہوا کہ اب تک مجھے اس شخص کی صورت یاد ہے۔ محمد بخش ان کا نام ہے وہ اب قادیان میں ہی رہتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا۔ آپ واپس آرہے ہیں۔ کیا (عبادت) ہو گئی ہے؟ انہوں نے کہا آدمی بہت ہیں۔ بیت الحمد میں جگہ نہیں تھی میں واپس آگیا۔ میں بھی یہ جواب سن کر واپس آگیا۔ اور گھر میں آکر (عبادت) کرلی۔ حضرت صاحب نے یہ دیکھ کر مجھ سے پوچھا۔ بیت الحمد میں (عبادت) کرنے کیوں نہیں گئے۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں بچپن سے ہی حضرت صاحب کا ادب ان کے (-) ہونے کی حیثیت سے کرتا تھا۔ میں نے دیکھا آپ کے پوچھنے میں ایک سختی تھی۔ اور آپ کے چہرے سے غصہ ظاہر ہوتا تھا۔ آپ کے اس رنگ میں پوچھنے کا مجھ پر بہت ہی اثر ہوا۔ جواب میں میں نے کہا کہ میں گیا تو تھا لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آگیا۔ آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے لیکن اب جس وقت جمعہ پڑھ کر مولوی عبدالکریم صاحب آپ کی طبیعت کا حال پوچھنے آئے تو سب سے پہلی بات جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ سے دریافت کی وہ یہ تھی کہ کیا آج لوگ بیت الحمد میں زیادہ تھے؟ اس وقت میرے دل میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی کیونکہ میں خود تو بیت الحمد میں گیا نہیں تھا۔ معلوم نہیں بتانے والے کو غلطی لگی یا مجھے اس کی بات سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں ان کی بات سے یہ سمجھا تھا کہ بیت الحمد میں جگہ نہیں۔ مجھے یہ فکر ہوئی کہ اگر مجھے غلط فہمی ہوئی ہے یا بتانے والے کو ہوئی ہے دونوں صورتوں میں الزام مجھ پر آئے گا۔ کہ میں نے جھوٹ بولا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے جواب دیا۔ ہاں آج واقعہ میں بہت لوگ تھے۔ میں اب بھی نہیں جانتا کہ اصلیت کیا تھی۔ خدا نے میری بریت کے لئے یہ سامان کر دیا۔ کہ مولوی صاحب کی زبان سے بھی اس کی تصدیق کرا دی۔ فی الواقع اس دن غیر معمولی طور پر زیادہ لوگ آئے تھے۔ بہر حال یہ ایک واقعہ ہوا ہے۔ جس کا آج تک میرے قلب پر ایک گہرا اثر ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو (عبادت) باجماعت کا کتنا خیال رہتا تھا۔

بڑا آدمی اگر خود باجماعت (عبادت) نہیں کرتا تو وہ منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو (عبادت) باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو (عبادت) باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ یہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں رہے۔"

☆ "کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں (یعنی واقفین نو) کو تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ تکلیف ضرور محسوس کریں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یادرفتگان

حضرت مولوی عبداللہ صاحب بوتالوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے فرزند محترم حافظ قدرت اللہ صاحب (اب وفات یافتہ) کے تاثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ آپ نے بیان کیا۔

"والد صاحب محترم کے وہ آخری الفاظ جو انہوں نے ۵۲ء میں میرے انڈونیشیا روانہ ہوتے وقت فرمائے' مجھے کبھی نہ بھولیں گے' آپ نے فرمایا کہ اب تم اپنے اہل وعیال کے ساتھ دعوت الی اللہ کے لئے ہم سے جدا ہو رہے ہو اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ وناصر ہو۔ پھر فرمایا کہ تم جب یورپ گئے تھے تو تمہارے اہل وعیال پیچھے ہمارے پاس بطور امانت تھے۔ ہم سے جہاں تک ہو سکا ہم نے ان کی نگہداشت کی۔ اب تم ان بچوں کو اپنے ساتھ لئے جاتے ہو۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ بھید اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ ممکن ہے ہم ایک دوسرے سے پھر نہ مل سکیں اور یہ ملاقات ہماری آخری ملاقات ہو۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ہر آن نگہبان ہو۔"

آپ نے میرے دل پر ایک گہرا اثر چھوڑا اور میری بیوی نے بھی اسے شدت کے ساتھ محسوس کیا۔ لیکن چونکہ والد صاحب محترم کی صحت ابھی کافی اچھی تھی اس لئے طبیعت ان الفاظ کو واقعی طور پر تسلیم کرنے سے انکار ہی کرتی رہی۔ اور دل اس سے گریزاں ہی رہا۔۔ لیکن آخر ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ اتفاق کچھ ایسا ہوا کہ ادھر ہم انڈونیشیا پہنچے اور ادھر والد صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر موصول ہوئی۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے"

مجھے اپنے والد صاحب محترم کی معیت اور صحبت میں کوئی بہت زیادہ عرصہ گزارنے کا موقعہ نہیں ملا۔ تاہم آپ کی نیک اور پاک زندگی کا جو اثر میری طبیعت پر ہے میں اسے نہایت اختصار کے ساتھ اپنے ناقص الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

آپ کی ملازمت محکمہ نہر کی ملازمت تھی۔ اور اس ملازمت کا ایک بہت لمبا عرصہ آپ نے سرگودھا کے علاقہ میں ہی گزارا۔ اس زمانے میں خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب انور اور ان کے بعد عاجز تعلیم دینی کی غرض سے اپنے والدین سے جدا ہو کر قادیان میں ہی رہے۔ محترم والد صاحب سنایا کرتے تھے کہ تمہارے دادا کی یہ خواہش تھی کہ وہ اپنے دو بیٹوں کو یعنی والد محترم اور ان کے چھوٹے بھائی مکرم سعد اللہ صاحب کو دینی تعلیم دلوائیں۔ ایک کو مولوی بنائیں اور ایک کو حافظ (کلام الٰہی)۔ مگر افسوس کہ وہ اپنی زندگی میں اس خواہش کو پورا نہ کرسکے اب میری خواہش ہے کہ تم اپنے دادا کی اس نیک خواہش کو پورا کرو۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے انہوں نے ہمیں قادیان بھجوایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس خواہش کو صحیح معنوں میں پورا کرنے والے بنیں۔

میں جب والد محترم کی زندگی پر نظر کرتا ہوں تو علاوہ دیگر بہت سے اوصاف کے ایک چیز آپ میں بہت نمایاں نظر آتی ہے۔ اور وہ ان کا سلسلہ کے ساتھ عقیدت مندانہ تعلق ہے۔ آپ جہاں جہاں بھی اپنی ملازمت کے دوران میں رہے۔ احمدیت کا بیج بھی ساتھ ساتھ بکھیرتے رہے۔ اپنے قول سے بھی لوگوں کے لئے ایک نمونہ بنے۔ نہر کا محکمہ رشوت کے سلسلہ میں کافی بدنام ہے۔ مگر جن لوگوں کے ساتھ بھی آپ نے کام کیا ہے وہ اس بات کے زندہ گواہ رہیں گے کہ آپ نے کبھی بھی رشوت نہیں لی۔ بلکہ اسے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ والد صاحب محترم نے مجھے ایک دفعہ سنایا کہ ایک موقعہ پر کسی نے زبردستی آپ کی جیب میں کچھ روپے ڈال دیئے تو آپ نے غصے کے ساتھ تمام لوگوں کے سامنے وہ روپے نکال باہر پھینک دیئے۔ جس سے وہ شخص بہت ہی نادم ہوا۔ یہی آپ کی دیانت تھی کہ آپ اپنے سارے محکمہ میں عزت اور احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ کی اس صفت کا اظہار ایک دفعہ کھلے بندوں محکمہ نہر کے ایک ماہوار رسالے میں ہوا جس میں ذکر تھا کہ سرگودھا ڈویژن کو بجا طور پر اپنے دو ملازمین پر فخر ہے۔ جو اپنی دیانت اور امانت میں جواب نہیں رکھتے۔ ایک کا نام ان میں سے والد صاحب محترم کا تھا۔ بہرحال دیانت اور امانت کے لحاظ سے آپ نے اپنی زندگی میں جس اعلیٰ کردار اور اخلاق کا مظاہرہ کیا وہ حقیقتاً احمدیت کی ایک عملی دعوت الی اللہ تھی۔ جو ایک بہت بڑی خصوصیت تھی۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ آپ کی احمدیت کوئی چھپی ہوئی بات نہ تھی۔ ہر شخص جو آپ کے نام سے واقف تھا۔ وہ اس بات کو اچھی طرح جانتا تھا کہ آپ احمدی ہیں۔ اور اسی کو اپنا دین و ایمان یقین کرتے ہیں۔ آپ نے سرگودھا شہر میں ایک لمبا عرصہ باقاعدہ طور پر جماعت کی خدمت کے فرائض انجام دیئے۔ پہلے آپ کچھ وقت پریذیڈنٹ رہے اور پھر جب جماعت کو امارت کی سعادت نصیب ہوئی تو یہ اعزاز بھی آپ کو آپ کے وہاں قیام تک حاصل رہا۔ چنانچہ آپ کا دن رات خدمت دین ہی کے ماحول میں بسر ہوا۔ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اس کی دین ہے۔

اسی ملازمت کے دوران میں آپ کو کچھ وقت سرگودھا کے ایک گاؤں چک ۴۶ شمالی میں بھی رہنے کا موقعہ ملا۔ گاؤں شہر سے کچھ فاصلے پر ہے۔ آپ سائیکل پر دفتر آیا جایا کرتے تھے۔ دفتر کے بعد آپ کا سارا وقت اس گاؤں کی جماعت کی بہبودی میں صرف ہوتا۔ ان ایام میں مجھے بھی کچھ وقت آپ کی معیت میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ آپ کے وجود سے اس جماعت میں ایک بڑی برکت نظر آتی تھی۔ باوجود اقلیت میں ہونے کے اس جماعت کا سر گاؤں میں بلند تر تھا۔ اور یہ جماعت قلیل عرصہ میں کافی ترقی کر گئی تھی۔ چندوں میں آپ بہت باقاعدہ تھے بلکہ کوئی تحریک مرکز سے ایسی نہ ہوتی جس میں آپ حصہ نہ لیتے بلکہ اپنے جملہ متعلقین کو اس کی تحریک فرماتے۔ آج انیس سالہ تحریک جدید میں اس عاجز گنہگار کا بھی نام آیا ہے مگر یہ دراصل والد صاحب محترم ہی کے طفیل ہے۔ تحریک کے ابتدائی سالوں کا چندہ آپ ہی کے نیک جذبات اور تحریکات کا مرہون منت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر جزا دے۔

یادرفتگان

مکرم شفقت محمود طاہر صاحب

ندیم احمد مجاہد

کچھ سال پہلے ایک اجنبی شخص آیا۔ خاکسار اس وقت زعیم حلقہ تھا اپنا تعارف کروایا اور خدمت دین کے لئے پورے پورے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ یہ میری ان سے پہلی ملاقات تھی۔ آپ ربوہ کے رہائشی تھے۔ پاکستان ائر فورس میں ملازمت اختیار کی اور اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے کراچی سے راولپنڈی تبادلہ ہوا۔ کراچی میں بھی آپ کو دینی خدمات کا موقع ملا اور آپ نے پنڈی کی جماعت کے لئے اپنی خدمات وقف کر دیں۔

آپ زعیم حلقہ' معتمد مجلس اور نائب ناظم اطفال ضلع کے فرائض انجام دیتے رہے جماعتی لحاظ سے آپ حلقہ کے جنرل سیکرٹری تھے۔

اطاعت اور عاجزی آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ بہت زیادہ ملنسار اور بااخلاق خادم دین تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اتنے کم عرصے میں آپ اپنی مجلس میں بے انتہا مقبول تھے۔ اور ہمیشہ شوریٰ کے نمائندوں کے لئے انتخاب میں ۱۰۰% خدام آپ پر اعتماد کا اظہار کرتے تھے۔ کوئی بھی شخص پنڈی میں ایسا نہ تھا جو آپ کی وفات کے موقع پر یہ نہ کہتا سنا گیا ہو کہ آپ سب سے زیادہ اسی کے قریب تھے۔ ہر ایک سمجھتا تھا کہ شفقت اس کے بہترین دوست ہیں۔

آپ نے ہنسی اور مذاق کی طبیعت پائی تھی لیکن اس طبیعت سے کبھی کسی کے دل کو نہیں دکھایا ہمیشہ سلجھا ہوا مذاق کیا۔ آپ نے خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو اس طرح وقف کیا ہوا تھا کہ اپنے ہوں یا غیر سب کو معلوم تھا کہ یہ شخص فارغ وقت گھر میں آرام سے نہیں بیٹھتا دینی کاموں میں مصروف رہتا ہے۔ ایک دن انہوں نے خود ہی خاکسار کو بتایا کہ ایک روز ان کی دفتر میں طبیعت خراب ہو گئی انہوں نے چھٹی کی درخواست دی تو ان کے افسر نے کہا کہ تمہیں چھٹی دینے کا کیا فائدہ۔ تم نے آرام تھوڑا کرنا ہے گھر جاتے ہی سائیکل لینی ہے اور اپنے مذہب کے کاموں میں مصروف ہو جانا ہے۔

اطفال الاحمدیہ کے ساتھ انہیں خاص محبت و لگاؤ تھا۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی اپنی اولاد نہ تھی جب شروع شروع میں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے کتنے بچے ہیں۔ تو یہ جواب دیا کہ راولپنڈی کے تمام اطفال ہی میرے بچے ہیں۔ ایک دفعہ وقف عارضی کے سلسلے میں آپ کو ایک دیہات جانے کا اتفاق ہوا آپ نے اور کاموں کے علاوہ بچوں کی پندرہ روزہ مسلسل ذاتی شوق کی وجہ سے تربیت کی اور دین کے علم سے انہیں مالامال کیا۔

آپ کو کبھی کسی نے ناراض ہوتے یا ماتھے پر بل لاتے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ ہنستی مسکراتی طبیعت رہتی تھی۔ اور وہی ہنسی مسکراتی طبیعت اپنے ساتھ لے کر گئے۔ اور مرنے کے بعد مسکراتے لب اپنی جگہ بدستور قائم تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ آپ سو رہے ہیں۔

خدمت خلق اور وقار عمل جیسے مواقع کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ مجھے ان کے گھر کسی کام سے جانے کا اتفاق ہوا۔ رات کے دس بجے تھے اور یہ ڈیوٹی سے تھکے تھکے آئے تھے۔ باتوں باتوں میں انہیں معلوم ہوا کہ خاکسار نے کل سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ شفٹ کرنا ہے تو فوراً ہی کہنے لگے کہ مجھے ثواب سے کیوں محروم کر رہے ہیں میں بھی کل آپ کی مدد کے لئے حاضر ہوں گا۔ میں نے بہت کہا کہ ہم کافی ہیں کہنے لگے نہیں صبح میں فارغ ہوں مجھے بھی آپ کا ہاتھ بٹانا چاہئے اور پھر صبح عین وقت پر ہنستے مسکراتے پہنچ گئے۔ ان کی اس عادت کا خاکسار پر بہت گہرا اثر ہوا آپ نے خدمت کو آخری وقت تک اپنائے رکھا اور اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ آپ کی وفات خدمت خلق کی انجام دہی میں ہی ہوئی۔

ہوا یوں! آپ دفتر سے واپس گھر آ رہے تھے۔ جون ہ مہینہ تھا گرمی شدت کی تھی آپ کے زیر دعوت دوست کی سائیکل پنکچر ہو گئی۔ آپ کو جب معلوم ہوا تو آپ بھی سائیکل سے اتر کر اس کا ساتھ دینے کے لئے پیدل چل پڑے۔ اس نے بہت کہا کہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمنہ خاتون

عربی زبان اور حُسنِ بیان

عربی زبان کو تاریخ و شواہد اور حقائق کے لحاظ سے تمام زبانوں پر فوقیت اور تاریخی اولیت حاصل ہے یہ ایک مسلمہ امر ہے اس کے الفاظ اور معانی میں خوبیاں بدرجہ اتم ہیں کبھی ایک لفظ کے کئی معانی ہوں گے۔ یعنی زیر و زبر تشدید و تنوین کی تبدیلی سے معانی بدل جائیں گے۔ مثال کے طور پر قَدَمٌ لفظ ہے جس کے بیشتر معانی ہیں۔ قدمٌ پاؤں قدیمٌ پرانا۔ قادِمٌ سامنے کھڑا۔ مُقَدَّمٌ جسے اولیت حاصل ہو۔ قَدَّمَ آگے بھیجا۔ اَقدامٌ قصد یا پختہ ارادہ۔ قَدَمَ صِدْقٍ باعزت مقام کسی بادشاہ یا بڑے آدمی کے سامنے قَدُومٌ کلہاڑی (جسے اسم آلہ کہا جائے گا) بہادر بہت ارادے کرنے والا وغیرہ معنے ہیں کچھ عرصہ پہلے ایک رسالہ میں قَدَمٌ کی جمع قدومٌ لکھا گیا تھا یہ غلط ہے قَدَمٌ کی جمع اَقدامٌ ہے۔ اور پھر قدم اٹھایا اور اَقدام کیا صحیح ہوں گے اِقدام اٹھایا نہیں۔ یہ دونوں لفظ عام اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ایک مفہوم کے لئے کئی الفاظ ہیں۔ جو سیاق و سباق کے لحاظ سے سامنے آجاتے ہیں۔

ایک اور لفظ جو عام طور پر قریباً روزانہ ہی ٹی۔ وی پر بھی بولا جاتا ہے عموماً غلط ہوتا ہے شاذ ہی کبھی صحیح ہو تو ہو۔ وہ جِدّ و جُہد ہے یا جُہد ہے اسے پڑھنے والے جَدّ و جَہد ہی پڑھتے ہیں یہاں یہ دونوں لفظ ہی موقع کے لحاظ سے بے معنی ہو جاتے ہیں جِدّ اور جُہد دونو لفظوں کے معنی کوشش کے ہیں لیکن جُہدٌ میں زیادہ محنت والی کوشش کا مفہوم نکلتا ہے۔ مدت ہوئی کسی رسالہ وغیرہ میں پڑھا تھا کہ زیادہ بہتر جُہدٌ ہی ہے اور بولنے میں بھی زیادہ سہل ہے۔ بہر حال جُہدٌ اور جَہدٌ دونوں صحیح ہیں۔

اور پھر باب کی تبدیلی سے ایک ہی لفظ کے متضاد معنے بن جاتے ہیں۔ جس کی خوبصورت ترین مثال آنحضرت ﷺ کے ارفع شان فرمان میں ہے۔ تَہَادَوْا۔ تَحَابُّوا جس کا مطلب ہے ایک دوسرے کو تحفہ دو اور تحفہ لو ایک دوسرے سے محبت کرو اور محبت حاصل کرو۔ یعنی تحفہ کے ذریعہ۔ یہ نہیں فرمایا کہ صرف تحفہ دیا کرو۔ بیان کی کتنی خوبی ہے ایک لفظ سے مکمل ہدایت ہو گئی۔ کہ لینا اور دینا دونوں ہی پیار و محبت کی شان کو بڑھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا بھی یہی پر حکمت ارشاد پاک ہے۔

عربی کے بعض اور الفاظ بھی جو اردو میں عموماً استعمال ہوتے ہیں مثلاً رَفَعَ ہے اس کا مصدر تو رفعاً لیکن رَفُعَ کا مصدر رِفْعَۃٌ ہے اسے بھی کئی دفعہ رُفعت بولا جاتا ہے جو غلط ہے صحیح رِفْعَت ہے بلند شان یا مرتبہ۔ رِفَاعَۃٌ بھی صحیح ہے رَفِیْعٌ اس سے ہی آیا ہے۔ اور ایک لفظ وُقعتُ اسے وُقعتُ پڑھنا بھی غلط ہے اور وَقعت کا مطلب بھی عزت و مرتبہ ہے۔ یعنی فلاں کو امیر کے سامنے عزت و مرتبہ حاصل ہے اس ضمن میں ایک لفظ خِلعت بھی ہے یہ بھی خَلَعَ سے ہے مگر خِلعت میں خ کے نیچے زیر ہوتی ہے یعنی وہ لباس یا کپڑا جو بادشاہ یا امیر کی طرف سے کسی کو بطور انعام یا اعزاز کے پہنایا جائے۔ یہ لفظ بھی خَلَعَ سے نکلا ہوا ہے خَلَعَ کے معنی اتارنا یا اکھاڑنا ہوتا ہے۔ مگر خِلعتُ میں الٹ مطلب نکل آتا ہے اس طرح طالب علم (تلمیذ) کی جمع عام قاعدہ سے ہٹ کر طَلَبَۃ صحیح ہو گی۔ اسی سلسلہ میں ایک اور بات بھی یاد آگئی کہ اگرچہ وارث کی جمع عام قاعدہ کے مطابق وُرثا ہی پڑھی سنی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کلام پاک میں تو وارث کی جمع بھی طَلَبَۃ کے وزن پر ہی آتی ہے جیسا کہ آتا ہے.... وَرَثَۃِ ....

البتہ طُلاّبٌ اور وُرّاثٌ بھی جمع صحیح ہے۔

اس وقت ایک حکایت یاد آئی جو تاریخ الخلفاء میں یا کسی اور جگہ مدت ہوئی پڑھی تھی یہ واقعہ خلیفہ ہارون الرشید کے متعلق ہے۔ خلیفہ ہارون الرشید کی بیگم زبیدہ کو شوہر پر ہمیشہ یہ شکائت رہتی تھی کہ وہ ان کے بیٹے امین الرشید کے مقابلہ میں مامون الرشید سے زیادہ توجہ اور محبت کا لگاؤ رکھتے ہیں جب کہ مامون لونڈی کے بطن سے ہے۔ حالانکہ خلیفہ مامون کی کئی خوبیوں اور ذہانت کی وجہ سے اس سے زیادہ متاثر تھے۔ ایک دن خلیفہ ہارون باہر سے آئے ان کے ہاتھ میں کچھ مسواکیں تھیں گھر میں زبیدہ اور امین تھے آپ نے آتے ہی مسواکیں سامنے کرکے امین سے سوال کیا اے امین یہ کیا ہے امین نے فوراً جواب دیا تِلکَ مساوِیکُ اگرچہ مسواک کی جمع مَسَاوِیک ہے لیکن کسی کو مخاطب کیا جائے تو مطلب ہو گا تیری برائیاں۔ اس وقت تو خلیفہ خاموش رہے لیکن کچھ دیر بعد مامون الرشید آگئے خلیفہ ہارون الرشید نے ان کے سامنے بھی مسواکیں کرکے پوچھا یہ کیا ہے مامون نے بھی فوراً جواب دیا یا اَبی تِلکَ ضِدُّ محاسِنِکَ یعنی یہ وہ چیز ہے جو آپ کی خوبیوں کے الٹ لفظ ہے۔ پھر ہارون الرشید نے زبیدہ سے کہا یہ چیز ہے یعنی ذہانت جس کی وجہ سے مامون میری توجہ کا زیادہ مرکز ہے۔

نوٹ:۔ اس موضوع پر اگر کوئی اور صاحب بھی اظہار خیال کرنا چاہتے ہوں تو الفضل کے صفحات حاضر ہیں۔

> استغفار کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے۔ اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے جسے قوت مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۱۶- اگست ۱۹۶۳ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY 16, AUGUST 1963

THE PRAYER which was out of stock has arrived. Ask for your copy at the earliest, before it is again out of stock. PRICE 2/6 Ahmadiyya Bookshop 45, Idumagbo Ave, P. O. Box 418, Lagos.

The TRUTH
THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

This is Christianity BY MAULVI N. SAIFI PRICE 6D Ahmadiyya Bookshop 45, Idumagbo Avenue, P. O. Box 418, Lagos.

VOL. XII. No. 39 PRICE ONE PENNY

MUSLIM COUNCIL INVITES CHRISTIAN COUNCIL FOR RELIGIOUS DEBATE

Muslims want more of understanding on two sides and are anxious to promote good relations.

By Our Staff Reporter

Last Friday was a great day. The All-Nigeria Muslim Council put a finishing touch to the celebrations of the Birthday of the Holy Prophet Mohammad, peace and blessings of God be upon him, with a scholarly talk given by Chief Imam Alhaj L.B. Agusto on the subject "Jesus Christ on the Advent of Mohammad".

سانحہ شب قدر

انگریزی روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ کے ۲۵-اپریل ۱۹۹۵ء کے شمارے میں خلیل (لاہور) سے کہتے ہیں کہ اخبارات میں شب قدر کی عدالت کے احاطہ میں ریاض احمد کے قتل کی جو تفصیل شائع ہوئی ہے وہ یہ ہے۔

(۱) دولت خان (شب قدر) نے اپنے احمدی ہونے کا اعلان کیا۔

(۲) گاؤں کے ملّا نے ایک فتویٰ دیا کہ چونکہ دولت خان احمدی ہو گیا ہے (Non- Believer) اس لئے اسے قتل کر دیا جائے۔

(۳) پولیس نے دولت خان کو A-295 اور 298 (اپنا مذہب تبدیل کرنے کے سلسلے میں) حراست میں لے لیا۔

(۴) ایک وکیل اور دو دیگر اشخاص عبدالرشید اور ریاض احمد شب قدر کی عدالت میں دولت خان کی ضمانت کے سلسلے میں آئے۔

(۵) پہلے سے تیار شدہ سکیم کے مطابق ہجوم نے عدالت پر ہلہ بول دیا اور ڈاکٹر عبدالرشید کو مارنا شروع کر دیا۔ اور جب وہ بے ہوش ہو گئے اور یہ سمجھا کہ یہ وفات پا گئے ہیں تو انہیں زمین پر پڑا چھوڑ دیا گیا اور ریاض احمد کی تلاش شروع کر دی گئی۔ جنہوں نے اپنے آپ کو نائب تحصیلدار کے کمرے میں چھپا لیا تھا۔ انہیں کمرے سے باہر نکال کر اتنا مارا گیا کہ وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے مارنے والوں نے اینٹیں پتھر وغیرہ ان پر پھینکے۔ ان کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ ان کے مردہ جسم پر سے کپڑے اتار دیئے گئے اور لاش کو شب قدر کے بازاروں میں گھسیٹا گیا۔ "اہلِ ایمان" نے ایک ایسے شخص کو جو غیر مسلح تھا اور چھپا ہوا تھا مارنے کے بعد ایک دوسرے کو اپنی اس کامیابی پر مبارک باد دی۔ ریاض احمد رسول کریم ﷺ پر ایمان رکھتا تھا اور اسے کسی سے کچھ کہنے کا موقعہ نہیں ملا۔

(۱) میں حیران ہوں کہ اس مہذب مسلمان ملک میں ملا (Clergy) کو آزادی حاصل ہے کہ وہ موت کے فتوے جاری کرے۔

(۲) اگرچہ قرآن کریم کہتا ہے کہ مذہب کے سلسلے میں کسی پر کوئی جبر نہیں کیا جا سکتا۔ (آیت ۲-۲۵۶)

"جو لوگ مانتے ہیں اور جو نہیں مانتے اور پھر مان لیتے ہیں اور پھر نہیں مانتے اور پھر نہ ماننے میں بہت آگے نکل جاتے ہیں اللہ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا نہ ان کی رہنمائی کرے گا"

(۳) دستور پاکستان ہر شہری کو آزادی مذہب کی اجازت دیتا ہے۔

(۴) یہ واقعہ دن کی روشنی میں اور انتظامیہ اور پولیس کی آنکھوں کے سامنے ہوا۔

(۵) موت کی سزا تو دولت خان کے لئے تھی۔ جو فتوے دینے والوں کی نظر میں کافر تھا نہ کہ عبدالرشید یا ریاض احمد کے خلاف۔ پھر انہیں کیوں مارنے کا ہدف بنایا گیا۔

> حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے (-) اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس کا امریکہ کے خلاف مضبوط موقف

روس نے امریکہ کے اس احتجاج کے جواب میں جس میں کہا گیا ہے کہ روس ایران کو ایٹمی ری ایکٹر نہ دے کہا ہے کہ وہ ایران کو جوہری ہتھیار بنانے کے سلسلے میں کوئی مدد نہیں دے گا مگر ساتھ ہی اپنے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ اپنا معاہدہ ترک نہیں کرے گا۔

روس کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ وہ ایران کے بارے میں سخت عالمی چیک کی حمایت کرے گا تاکہ وہ ایٹمی ری ایکٹر سے ایٹم بم نہ بنا سکے انہوں نے کہا کہ ہم کبھی بھی ایٹم بم بنانے میں ایران کی حمایت نہیں کریں گے۔

انہوں نے امریکہ کے ان اعتراضات کا براہ راست جواب نہیں دیا کہ ماسکو ایران کو ایٹم بم بنانے کی سطح کا ایٹمی ایندھن دے رہا ہے جس کے ساتھ جدید سطح کا سنٹری فیوج سسٹم بھی ہے جس کے ذریعے سے یورینیم کو افزودہ کیا جا سکتا ہے جس سے ایٹم بم بنائے جا سکتے ہیں۔

تاہم ایک بڑے روسی ماحولیاتی ماہر نے امریکہ کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس ایٹمی ری ایکٹر سے ایران کی دسترس اس ٹیکنالوجی تک ہو جائے گی جس کے ذریعے سے وہ اپنی یورینیم کو افزودہ کر سکیں گے۔ اور یہ بات ایٹم بم کے حصول کے میدان میں ایک بہت بڑا قدم ہے۔

واشنگٹن کی طرف سے ماسکو کو بار بار اس پر آمادہ کیا جا رہا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ مجوزہ ایک ارب ڈالر کا معاہدہ ترک کر دے۔ اس کے ذریعے سے ایران کے خلیجی ساحل پر واقع بوشہر میں واقع ایک نیوکلیئر پاور سٹیشن کو مکمل کیا جائے گا۔

☆ ○ ☆

بھارت کے متوقع انتخابات

بھارت کی حکمران پارٹی کانگریس کو اپنے اندر پھوٹ پڑ جانے اور تقسیم ہونے کے خطرات درپیش ہیں۔ یہ باتیں اس وقت سامنے آئی ہیں جبکہ ملک میں عام انتخابات کا بگل بج چکا ہے۔ اور حکومت یہ اعلان کر چکی ہے کہ وہ اپریل ۱۹۹۶ء سے پہلے عام انتخابات منعقد کروانا چاہتی ہے۔

بائیں بازو کی سیاسی جماعت جنتادل کے ایک لیڈر بے پال ریڈی نے کہا کہ انتخابات کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو چکا ہے اور اب کانگریس کو محسوس ہونے لگ گیا ہو گا۔ کہ وہ ڈوب رہی ہے۔ الیکشن کے بارے میں یہ کہا گیا تھا کہ وہ جون ۹۶ء میں ہوں گے لیکن مئی جون کی شدید گرمی جون میں متوقع بارشیں اور اپریل میں زمینداروں کی مصروفیات اس میں حارج ہو سکتی ہیں لہٰذا انتخابات اپریل تک کروالئے جائیں۔

☆ ○ ☆

ایک ہزار سرب جنگی قیدی

علیحدگی پسند سربوں نے ۱۹۹۱ء میں کروشیا کے جس علاقے پر قبضہ کر کے اسے کروشیا سے علیحدہ کر دیا تھا اس کو اب کروشیا نے ایک زبردست حملے کے بعد دوبارہ حاصل کر لیا ہے اور اس عمل میں ایک ہزار سربوں کو جنگی قیدی بنا لیا ہے۔

تاہم کروشیا کی حکومت سرب جنگی قیدیوں سے نہایت اچھا سلوک کر رہی ہے۔ ان جنگی قیدیوں کی آرام و آسائش کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ ان جنگی قیدیوں کو کھانے پینے اور رہنے کے بارے میں جو سہولتیں دی گئیں اور کروشیائی نوجوان لڑکیاں جس طرح ان کی خدمت کر رہی تھیں اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ جنگی قیدیوں کا کیمپ نہیں ہے بلکہ کوئی پکنک ہو رہی ہے۔ ڈبل روٹی - چائے - پنیر - سگریٹ اور جوس ان کو پیش کیا جا رہا تھا۔ کروشیا کی وزارت دفاع کے افسران سرب فوجیوں کے درمیان ٹہل رہے تھے اور انہیں کہہ رہے تھے کہ وہ ان کو کروشیا میں خوش آمدید کہتے ہیں۔

لیکن سربیا کے فوجی مطمئن نہیں ہیں انہوں نے اپنے باپ دادوں سے اس قتل عام کی کہانیاں سنی ہوئی ہیں جو دوسری جنگ عظیم میں کروشیائی فوجیوں نے جرمنی کے نازیوں کے ساتھ مل کر کیا تھا۔

ان فوجیوں کے خوف نے کروشیائی فوجوں کے خلوص کے بارے میں سوالات کو جنم دیا ہے۔ ایک ہفتہ قبل ایک ہزار گوریلوں نے کروشیائی افواج کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ ہتھیار ڈالنے کا یہ عمل اقوام متحدہ کی افواج کے ذریعے طے پانے والے منصوبے کا ایک حصہ تھا۔ اس معاہدے میں کہا گیا تھا کہ ان سربوں کو ہمسایہ سرب زیر قبضہ علاقے میں جو بوسنیا میں واقع ہے منتقل کر دیا جائے گا۔ اور اس عمل کی نگرانی اقوام متحدہ کے سپاہی کریں گے۔

لیکن چند ہی دن کے بعد یہ معاہدہ دھڑام سے نیچے آ پڑا کیونکہ کروشیا کے حکام نے اپنا ذہن بدل لیا۔ کروشیائی حکام نے سرب جنگی قیدیوں کو بسوں میں بٹھا کر تین مختلف جگہوں پر روانہ کر دیا۔ آٹھ سربوں کو ہتھکڑی لگا کر بھی لیجایا گیا۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کروشیا کی حکومت پر سخت تنقید کی کہ وہ سرب شہریوں کو گرفتار کر رہی ہے۔ اور کروشیا کی حکومت پر زور دیا کہ وہ سرب شہریوں کے حقوق کا خیال رکھے۔

☆ ○ ☆

مختصرات

ہندوستانی وزیراعظم - پی - وی - نرسیما راؤ نے گذشتہ روز کہا کہ ان کے اور صدر فاروق احمد خان لغاری کے درمیان بعض مسائل پر اختلافات موجود ہیں۔ لیکن سارک ان مسائل کے حل کے لئے ایک مفید فورم ثابت ہو سکتا ہے۔ بھارت کے وزیراعظم ایک نیوز کانفرنس سے سارک کے آخری اجلاس کے خاتمے کے بعد گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سارک کوئی ایسا طریق وضع کر سکتی ہے جس سے بحث و تمحیص بھی ہو سکے اور مسائل کا حل بھی دریافت کر سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بعض ایسے مسائل ہیں کہ دو طرفہ گفتگو سے حل کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن بعض زیادہ الجھاؤ کا باعث بن گئے ہیں وہ تین طرفوں کے آپس میں گفتگو کرنے ہی سے حل ہو سکتے ہیں۔ اور اس میں عالمی برادری کی نمائندگی کی بھی شمولیت ضروری ہو گئی۔ انہوں نے صدر لغاری کے ساتھ اپنی گفت و شنید کا ذکر کیا اور بتایا کہ سارک کے ذریعے بھی بعض مسائل حل ہو سکتے ہیں اور گفت و شنید کا ایک نیا باب کھولا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ بعض مسائل پر خاصے اختلافات موجود ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ بعض الجھاؤ ایسے ہیں جو سارک کے ممبروں کے درمیان بھی پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپس کی گفت و شنید میں ایسی باتیں ہو سکتی ہیں جو ایسے مسائل ہوں جنہیں تاریخ نے حل نہیں کیا۔ اور ایک دوسرے کو سبق لینے کی ضرورت تقاضا کرتی ہے کہ انہیں حل کیا جائے۔

گذشتہ دنوں پنجاب اسمبلی کے سپیکر محمد حنیف رامے کو قائم مقام گورنر بنایا گیا تھا۔ جس پر ایک ایڈووکیٹ غازی علم دین نے ہائی کورٹ میں یہ پٹیشن داخل کی کہ محمد حنیف رامے کے ایکٹنگ گورنر بن جانے کی وجہ سے اب وہ دوبارہ سپیکر بھی نہیں بن سکتے اور پنجاب اسمبلی کے وہ ممبر بھی نہیں رہے۔ لیکن ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ قائم مقام گورنر اور گورنر الگ الگ قانونی حیثیتیں ہیں قائم مقام گورنر بننے سے کسی کی سیٹ ضائع نہیں ہوتی چنانچہ محمد حنیف رامے کی رکنیت اور سپیکر شپ بحال رہی۔

گذشتہ جمعرات کے روز صدر فاروق احمد لغاری نے کہا کہ کشمیر کے متعلق تیسری آپشن کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ یعنی کشمیر آزاد ملک کی حیثیت سے قائم نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا کیا جائے تو وہ قرارداد جو ۱۹۴۵ء میں تقسیم ملک کے وقت منظور کی گئی تھی۔ اس کی خلاف ورزی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی جو قراردادیں ہیں انہی کے مطابق ہم فیصلہ کروانا چاہیں گے۔ اور ان قراردادوں میں یہ کہا گیا ہے کہ جموں اور کشمیر یا ہندوستان کے ساتھ الحاق کریں یا پاکستان کے ساتھ۔ لغاری صاحب نے یہ باتیں ہندوستانی جرنلسٹوں سے اس وقت کہیں جب وہ ملاقات کے دوران تھوڑی دیر کے لئے فارغ ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کو ہندوستان کی تقسیم کی فلاسفی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

برطانیہ نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ صدر لغاری اور بھارتی وزیراعظم نرسیما راؤ کی ملاقات کشمیر کے متعلق مفید ثابت ہو گی کیونکہ اس کے بعد مزید گفت و شنید کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ ایک ہلکی سی بحث کے دوران جس کا موضوع کشمیر تھا مسٹر ٹونی بالڈری Baldry جو فارن آفس میں جونیئر وزیر ہیں نے کہا کہ یہ ایک اچھی خبر ہے کہ پاکستان کے صدر اور ہندوستان کے وزیراعظم اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ جو مسائل حل طلب ہیں وہ امن کی فضاء میں حل کئے جائیں۔ اور کہ وہ ایسی رکاوٹیں نہیں ہیں جنہیں دور نہ کیا جا سکے۔ مسٹر بالڈری نے کہا کہ برطانیہ نے مسلسل ہندوستان اور پاکستان کی اس سلسلے میں حوصلہ افزائی کی ہے۔ کہ وہ آپس میں گفتگو کے ذریعے مسائل کو حل کریں۔ اور اب اس بات کی خوشی ہے کہ ان دونوں لیڈروں نے آپس میں بات چیت جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ ہاؤس آف کامنز میں کشمیر کا معاملہ اس وقت اٹھا جب لیبر پارٹی کے ممبر ٹام کاک نے وزیر سے پوچھا کہ کیا وہ یورپین یونین کی کوششوں کی حمایت کریں گے کہ پاکستان اور ہندوستان آپس میں بلاواسطہ کشمیر کے متعلق گفت و شنید کریں۔ اس موقعہ پر مسٹر بالڈری نے برطانوی موقف دہرایا کہ پاکستان اور ہندوستان سے ہمیشہ یہ کہا گیا ہے کہ وہ اپنے مسائل خاص طور پر کشمیر کے متعلق دو طرفہ گفت و شنید کے ذریعے حل کریں اور اس سلسلے میں ۱۹۷۲ء کا شملہ معاہدہ سامنے رہنا چاہئے۔

گذشتہ روز پنجاب اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ توہین رسالت کے قانون میں کسی ترمیم سے گریز کریں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر ترمیم کی گئی تو یہ اسلامی احکام کے خلاف ہو گی اور لوگوں کے جذبات مشتعل ہو جائیں گے۔ یہ ریزولیوشن ۲۔ مئی کو پیش کیا گیا تھا۔ اور حزب اختلاف کے تابش الوری نے پیش کیا تھا۔ ڈپٹی سپیکر منظور موہل نے اس پر بحث کی اجازت دی اور اپوزیشن نے مطالبہ کیا کہ اسے التوا میں نہ ڈالا جائے۔ حزب اختلاف کے اراکین نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتہائی زور لگایا کہ مسٹر موہل اور وزیر قانون چوہدری محمد فاروق اس قرارداد کے متعلق ایڈ جرنمنٹ موشن پر بحث کی اجازت دیں۔ کیونکہ یہ بہت اہم معاملہ ہے۔ لیکن جب وہ کامیاب نہ ہوئے تو انہوں نے ڈپٹی سپیکر سے کہا مسٹر الوری کی قرارداد پر بحث کرلی جائے۔ وزیر قانون نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ اور اراکین نے اس پر بحث شروع کردی۔

گزشتہ جمعرات کے روز کراچی کے مختلف علاقوں میں ۵ افراد جن میں ایک عورت بھی شامل تھی۔ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ گویا کہ چار تاریخ سے پہلے چار دنوں میں چودہ افراد کو ہلاک کیا گیا۔ یہ ہلاکتیں مختلف علاقوں میں وقوع پذیر ہوئیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کراچی میں ابھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ دو چار ہلاکتیں تقریباً روزانہ سامنے آجاتی ہیں۔ ان میں سے اکثر دہشت گرد حراست سے لئے جانے سے بچ جاتے ہیں۔

اگرچہ بچوں سے محنت کروانے کے متعلق پہلے بھی چرچا تھا لیکن اقبال مسیح کو گولی سے ہلاک کر دینے کے بعد یہ معاملہ بہت زیادہ وسعت اختیار کر گیا ہے۔ پاکستان میں انگریزی اخبارات نے اس سلسلے میں کئی مضامین شائع کئے ہیں اور ایک کتاب جس کا تعلق ہندوستان اور پاکستان میں بچوں سے محنت کروانے کے متعلق ہے بھی منصہ شہود پر آئی ہے۔ اس کتاب کے مصنف ہیں مائی رون ویلنن Myron Weinen عمر رومان'۔ اس کے ۲۶۶ صفحات ہیں اور اس کتاب کو آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کراچی نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ بچوں سے محنت لینے کی لعنت بہت پرانی ہے۔ اور اب اس موجودہ زمانے میں بھی یہ ختم نہیں ہو رہی۔ جس طرح دوسری سماجی لعنتیں ہمارے گلے پڑی ہوئی ہیں اسی طرح یہ بھی لعنت ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ بعض اوقات اس لعنت کو قائم رکھنے کے لئے بعض واقعات بھی سامنے آتے ہیں۔ کتاب کے مصنفوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ اگر کوئی اس بات کی کوشش کرے کہ بچوں سے محنت نہ لی جائے تو اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خاص طور پر اقبال مسیح جس کی عمر ۱۲ سال تھی اور جسے گولی سے اڑا دیا گیا تھا کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب تو کافی عرصہ پہلے شائع ہو چکی تھی لیکن اب اس میں پچاس صفحات۔ زائد کرکے دو نئے باب شامل کردئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ یہ معاملہ کیسی اہمیت کا حامل ہے۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ۴

آپ کی سائیکل ٹھیک ہے آپ تو آرام سے جائیں۔ لیکن آپ نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں آپ کو مشکل میں چھوڑ کر چلا جاؤں۔ راستے میں آپ کے ایک دوست کار میں گزرے کار کھڑی کر کے اس نے آپ سے کہا کہ آیئے میں آپ کو چھوڑ آؤں۔ آپ نے اپنے دوست سے کہا کہ جاؤ تم اس کے ساتھ گاڑی میں چلے جاؤ میں تمہاری سائیکل کو پنکچر لگوا دوں گا۔ آپ کا دوست آپ کے اس حسن سلوک سے بہت متاثر ہوا۔ پھر آپ نے اس کی سائیکل کو پنکچر لگوایا اور سائیکلیں لے کر گھر چلے گئے۔ پسینے میں شرابور تھے کہ ایک دم آپ پنکھے کے نیچے بیٹھ گئے۔ جس کی وجہ سے آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور آپ موقع پر ہی خدا کو پیارے ہو گئے۔

وہ شفقت بھرا چہرا اب بھی کبھی کبھی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ وہ اطفال الاحمدیہ پنڈی میں ایک نیا ولولہ تو ڈال گئے ہیں لیکن ہمیں تنہا بھی کر گئے ہیں۔ یہ ان ہی کی اطاعت و فرمانبرداری تھی کہ اتنا بڑا انسان ہونے کے باوجود وہ چھوٹے چھوٹے عہدوں پر کام کرتا رہا۔

اور ہمیشہ آپ نے دین کی خدمت کو پیش نظر رکھا نہ کہ عہدوں کو۔ آج میں ناظم اطفال ضلع ہونے کے ناطے ان کی کمی شدت سے محسوس کرتا ہوں۔ خدا انہیں آخرت میں اعلیٰ مقام دے اور ان کے عزیزوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

ضروری اعلان

○ جو احباب اعلان نکاح بغرض اشاعت روزنامہ الفضل کو بھجواتے ہیں وہ نکاح فارم کی فوٹو کاپی بھی ضرور ارسال کیا کریں ورنہ اعلان شائع نہ ہو سکے گا۔

(مینجر)

اعلان برائے داخلہ

○ شعبہ Administrative Science (MPA) قائداعظم کیمپس۔ پنجاب یونیورسٹی میں کمپیوٹر مختصر کورسز اور ایک سالہ ڈپلومہ کورس Management Information System کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-5-31 مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "جنگ" مورخہ 95-5-14 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18- مئی-1995ء
شدید گرمی اور لو چلنے کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 49 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم حکومت قربان کردیں گے لیکن سودے بازی نہیں کریں گے۔ اپوزیشن کا کام تنقید اور ہمارا کام عوام کی خدمت کرنا ہے انہوں نے بتایا کہ موٹروے کا ۶۰ فی صد کام ۲۰ ماہ میں مکمل کیا ہے جبکہ سابق حکومت نے محض دستخط کئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات سچ لکھیں یا جھوٹ انہیں کھلی چھٹی ہے۔ اسی طرح ہم نے صوبوں کو بھی مکمل خود مختاری دے دی ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خاں لغاری نے بلدیاتی انتخابات سے پہلے ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کی تجویز مسترد کردی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا مطالبہ نہیں کیا جانا چاہئے جس سے یہ تاثر ملے کہ کوئی حکومت کے بل بوتے پر انتخابات جیتنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دھاندلیوں کو ختم کرنے کے لئے بوگس شناختی کارڈوں کی نشان دہی کی جائے۔ انہوں نے گفتگو کے دوران بتایا کہ مردم شماری کرانے میں مشکلات حائل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پی۔ پی۔ پی سے استعفیٰ دے دیا ہوا ہے۔ اس لئے سیاسی مسائل پر پارٹی سے گفتگو کریں۔

○ اپوزیشن کے لیڈر میاں محمد نواز شریف اور چوہدری شجاعت کی ملاقات میں حکومت کی تعاون کی درخواست پر غور کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ اپوزیشن مسئلہ کشمیر پر حکومتی اقدامات کی مخالفت نہیں کرے گی۔ کیونکہ اگر خدانخواستہ پاکستان پر برا وقت آیا اور جنگ مسلط کی گئی تو پوری قوم اکٹھی ہوگی۔

○ پاکستان نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی توجہ بھارتی کابینہ کے وزراء کی طرف سے دی جانے والی جنگ کی دھمکیوں کی جانب دلائی ہے۔ اپنے ایک خط میں پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے سلامتی کونسل سے کہا ہے کہ وہ چرار شریف کی شہادت کا نوٹس لے۔ انہوں نے اس خط میں کہا ہے کہ جب تک مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل نہیں ہو جاتا کشمیری عوام مصائب کا شکار رہیں گے۔

○ سانحہ چرار شریف کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں احتجاجی مظاہرے مسلسل جاری ہیں۔ سری نگر میں پھر کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا گیا اور آنسو گیس چھینکی گئی بھارتی فوج اور حریت پسندوں میں مزید جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں۔

○ بھارتی مسلح افواج کے سربراہ جنرل شنکر رائے چوہدری نے وزیر اعظم ہندوستان نرسیما راؤ سے ملاقات کی اور اس کے بعد وہ اچانک سری نگر پہنچ گئے۔ سری نگر میں بھارتی فواج کے سربراہ نے مقبوضہ کشمیر کے گورنر کرشنا راؤ سے بھی ملاقات کی۔ وہ اپنے اس دورے میں کنٹرول لائن پر اگلے مورچوں کا دورہ کریں گے۔ پاکستان میں متعلقہ اداروں کو صورت حال سے آگاہ کردیا گیا ہے۔

○ سانحہ چرار شریف کے خلاف برطانوی پارلیمنٹ میں ایک تحریک پیش کی گئی ہے جس میں ارکان پارلیمنٹ نے چرار شریف کی درگاہ کی بھارتی افواج کے ہاتھوں تباہی پر سخت برہمی کا اظہار کیا ہے۔ اس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ کشمیریوں کے خلاف طاقت کا استعمال بند کیا جائے۔ اور سیاسی قیدیوں کو رہا کر کے ان سے مذاکرات کئے جائیں۔

○ بھارتی فوج نے بارہ مولا میں واقع بابا ریشی" کی زیارت گاہ پر بھی قبضہ کرلیا۔ اور شہریوں کو زیارت گاہ میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ قبضے کی اطلاع پر ہزاروں افراد کرفیو کی پابندیاں توڑتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے اور زبردست احتجاجی مظاہرے کئے۔ بھارتی فوج نے مظاہرین پر تشدد کیا۔ سینکڑوں افراد زخمی ہو گئے اور درجنوں کو گرفتار کرلیا گیا۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ وفاقی تعلیمی اداروں میں موسم گرما کی تعطیلات یکم جون سے ہوں گی۔

○ پاکستان کلرک ایسوسی ایشن کے فیصلے کے مطابق ملک بھر میں کلرکوں نے ہڑتال کی۔ جلوس نکالے۔ اور دفتروں پر سیاہ پرچم لہرائے۔ اور سینہ کوبی کی۔ دفتروں میں سارا دن کام ٹھپ رہا۔ کلرک ایسوسی ایشن پنجاب کے صدر نے کہا کہ یہ ہڑتال مہنگائی کے خلاف کی جا رہی ہے اور مطالبات کی منظوری تک احتجاج جاری رہے گا۔

○ بھارتی وزیر اعظم نرسیما راؤ نے کہا ہے کہ ان کا ملک میزائلوں کی تنصیب کے پروگرام کو جاری رکھے گا۔ اور اس سلسلے میں کسی قسم کے بیرونی دباؤ کو قبول نہیں کرے گا۔

○ چرار شریف کے سانحہ اور بھارت کی طرف سے کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف ملک بھر میں تمام کاروباری ادارے بند رہے۔ محنت کشوں اور ۲۲ لاکھ کلرکوں نے مکمل ہڑتال کی۔ جلوس نکالے گئے۔ اور بھارت کے خلاف اعلان جنگ کرنے کا مطالبہ کیا۔ شہر شہر نرسیما راؤ کے پتلے جلائے گئے۔ راولپنڈی میں بھارتی ہائی کمیشن کو احتجاجی یادداشت پیش کی گئی۔

○ سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے کہا ہے کہ بیوروکریسی کو عوام کے منتخب نمائندوں کا احترام کرنا چاہئے۔ اور نازیبا رویہ اختیار کرنے سے گریزاں رہنا چاہئے۔

○ عمران خان نے پیرس کے اسلامی سنٹر میں جمیما سے نکاح پڑھوا لیا۔ تقریب میں دلہن کے ماں باپ بھی موجود تھے۔ پاکستانی سفیر ایس۔ کے۔ دہلوی اور قونصل جنرل نے نکاح نامے پر دولہا کی طرف سے گواہ کے طور پر دستخط کئے۔

○ عمران خان کے دوست اور آئی۔ ایس۔ آئی کے سابق سربراہ حمید گل نے کہا ہے کہ عمران ایک قومی دولت ہیں۔ لوگ انہیں اپنا سمجھتے ہیں۔ اس لئے عمران کو لوگوں کی تشویش دور کرنی چاہئے۔ پیپلز پارٹی شہید بھٹو گروپ کے سربراہ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ یہ عمران کا ذاتی معاملہ ہے۔ لیکن اس سے متنازعہ باتیں سامنے آئیں گی۔ جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ یہ شادی نہیں چلے گی۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان نے پاکستان کے نوجوان طبقے میں اپنا اعتماد کھو دیا ہے۔ یہ طبقہ ان کا زبردست حمایتی تھا۔

○ ۲۷ ملکوں کے وزراء برائے امور خارجہ دفاع کا اجلاس پرتگال کے دارالحکومت لزبن میں ہوا۔

گندم فراہم کرنے کی سہولت

○ اہالیان ربوہ کے لئے موزوں نرخوں پر اچھی کوالٹی گندم فراہم کرنے کی غرض سے چند معروف گندم ڈیلرز نے سال رواں کے لئے ۱۷۰/ روپے فی من (۴۰) کلو گندم فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ اسی قیمت میں گندم گھر پہنچائی جائے گی (یعنی بشمول کرایہ وغیرہ) کارکنان کے لئے مزید رعایت کے ساتھ ۱۶۸/ روپے میں اچھی کوالٹی کی گندم گھر پہنچائی جائے گی۔

جن ڈیلرز سے گندم دستیاب ہوگی ان کے اسمائے گرامی یا سٹورز درج ذیل ہیں۔
(۱) شہاب رائس ملز دارالرحمت بازار۔
(۲) عبدالسلام صاحب دارالرحمت بازار۔
(۳) رشید سنز رائس ڈیلرز دارالرحمت بازار۔
(۴) شفیق اینڈ کمپنی دارالرحمت بازار۔
(۵) رانا داؤد احمد صاحب (رانا برادرز) دارالرحمت بازار۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے۔ ۴۰ گرام ۵۰ روپے۔ ۲۰۰ گرام ۲۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ
۵۰۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ۔ گول بازار، ربوہ
فون نمبر- 04524-212434 فیکس 534

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/۱۵۰۰۰ ڈش ۸ فٹ بمع مکمل فٹنگ
۲۱۔ ہال روڈ
نیو محمود ٹیلیویژن لاہور
فون: 7235175 7226508 7355422

مرض اٹھراء کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں۔ خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپکو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔ اٹھراء کی گولیاں، زدجام عشق، ایچ کے این اولادِ نرینہ وغیرہ۔ حکیم عطاء الرحمٰن علوی
دواخانہ محافظِ صحت کوٹ نہال سنگھ سٹریٹ اوکاڑہ

ضرورت لیڈی ڈاکٹر
لیڈیز کیورٹیو کلینک ربوہ میں ڈی ایچ ایم ایس یا ایم بی بی ایس لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ گورنمنٹ سکیل کے مطابق دی جائے گی۔ زائد کوالیفیکیشن یا تجربہ خصوصاً کیورٹیو ہومیوپیتھی میں مہارت کی صورت میں حسب استحقاق اضافی تنخواہ اور زائد الاؤنس بھی مل سکتا ہے۔ مکمل کوائف اور سندات کے ساتھ درخواستیں درج ذیل پتہ پر بھیجیں۔
ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
چیف میڈیکل آفیسر
کیورٹیو کلینک ربوہ فون 606 فیکس 212299

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634